رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم شنبہ

۱۸ جمادی الاول ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۵/۱۰ — ۲۲ فتح ۱۳۳۵ ہش — ۲۲ دسمبر ۱۹۵۶ء — نمبر ۳۰۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۔ ۲۱ دسمبر ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع منظر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ۔

جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے ربوہ میں مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا

جماعتوں کی طرف سے برابر اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ امسال احباب جماعت اور بھی زیادہ تعداد میں ربوہ آئیں گے

جلسہ کے جملہ انتظامی شعبے دو ہفتہ سے پوری سرگرمی کے ساتھ کام کر رہے ہیں

ربوہ ۲۱ دسمبر ۔ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ربوہ میں گذشتہ جمعہ کے روز سے ہی مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے ۔ چنانچہ بفضلہ تعالیٰ ربوہ کی رونق اور چہل پہل میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے ۔ ادھر جلسہ کے جملہ انتظامی شعبے پوری طرح حرکت میں آ چکے ہیں ۔ اور گذشتہ دو ہفتوں سے توجہ انتظامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں ہمہ تن مصروف ہیں ۔

جماعتوں کی طرف سے اطلاعات

افسر جلسہ سالانہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے کل شام ہمارے نمائندے کو ایک ملاقات میں بتایا ۔ کہ مختلف جماعتوں کی طرف سے برابر اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ انشاء اللہ العزیز امسال احباب جماعت اور بھی زیادہ تعداد میں جلسہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کریں گے ۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے بتایا کہ ضلع سیالکوٹ کی جماعت نے تو لکھا ہے کہ ہمارے واسطے رہائش کے لئے گذشتہ سال کی نسبت دگنی جگہ کا انتظام کیا جائے ۔ اسی طرح اضلاع راولپنڈی ۔ شیخوپورہ ۔ لائلپور اور جھنگ کی طرف سے بھی اسی قسم کے مطالبے کئے گئے ہیں ۔ آپ نے فرمایا جہاں تک مجھے یاد ہے ۔ یہ پہلا موقعہ ہے ۔ کہ جماعتوں نے آنے والے احباب کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر رہائش کی زیادہ وسیع جگہیں فراہم کرنے کے لئے از خود مطالبات پیش کئے ہیں فالحمد للہ علیٰ ذالک ۔

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا امسال بعض نئی عمارتوں کی تعمیر کے باعث ہمارے پاس گذشتہ سال کی نسبت جماعتوں کو ٹھہرانے کے لئے گنجائش زیادہ ہے ۔ حال ہی میں تعلیم الاسلام کالج کا وسیع و عریض ہال جس کا رقبہ ۷۲۰۰ مربع فٹ ہے تعمیر ہوا ہے ۔ علاوہ ازیں ایک پرائمری سکول کی عمارت بھی جو ۲۴×۲۴ فٹ کے متعدد کمروں پر مشتمل ہے ۔ اسی سال تیار ہوئی ہے ۔ پھر نصرت گرلز سکول جامعۃ المبشرین اور بعض دوسرے اداروں میں مزید کمروں کا اضافہ ہوا ہے ۔ باایں ہمہ منتظمین کا خیال ہے ۔ کہ آنے والے احباب کی خاص اہمیت کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کو ٹھہرانے اور انہیں ہر طرح کی سہولت بہم پہنچانے کے لئے مرکزی عمارتوں میں اور زیادہ گنجائش نکالنی پڑے گی ۔ چنانچہ منتظمین کی طرف سے وسیع مکانات کے تحت زیادہ سے زیادہ گنجائش نکالنے اور رہائشی جگہیں فراہم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔

منتظمین کا مزید خیال ہے کہ اگرچہ امسال ربوہ میں ڈیڑھ دو سو مکان اور تعمیر ہوئے ہیں ۔ پھر بھی علیحدہ رہائش کے انفرادی مطالبوں کو کم تعداد میں ہی پورا کیا جا سکے گا ۔ کیونکہ ایسے مکانوں میں رہائش پذیر احباب کے ہاں اپنے طور پر بھی بفضلہ اور زیادہ مہمانوں کی آمد متوقع ہے ۔ اسی لئے انفرادی مطالبات کو پورا کرنے کے واسطے نسبتاً کم تعداد میں مکانات دستیاب ہو سکے ہیں ۔

انتظامات کی تکمیل

محترم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے ہمارے نمائندے کو بتایا کہ جلسہ سالانہ سے متعلق جملہ انتظامات قریب قریب مکمل کر لئے گئے ہیں ۔ پرالی فراہم کرنے کا خاص اہتمام کیا گیا ہے ۔ چنانچہ دب کی بجائے چاول کی پرالی کافی مقدار میں حاصل کر لی گئی ہے ۔ تاکہ مہمانوں کو اس سلسلہ میں بھی کسی قسم کی تکلیف نہ ہو ۔ اسی طرح خدا کے فضل سے انتظامات بھی (باقی صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی اے ۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۵۶ء

شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

قریب کی ایک گذشتہ اشاعت میں ہم نے الفضل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نثر کی عبارت خاتم النبیین فخر کائنات سیدنا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان ونعت میں پیش کی تھی۔ اور ہمارا یہ دعویٰ ہے۔ کہ چودہ سو سال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نعوت میں شعراء اور ادباء نے بے شک بہت اور اعلیٰ تصنیفات کی ہیں۔ چنانچہ حضرت مصلح الدین سعدی علیہ الرحمۃ اور حضرت عبد الرحمٰن جامی علیہ الرحمۃ نے واقعی لاجواب نعتیں لکھی ہیں۔ عرفیؔ کے نعتیہ قصائد بھی خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ پھر ہندی اور اردو میں بھی ہزاروں لاکھوں نعتیں آپ کی شان میں تصنیف کی گئی ہیں۔ جن میں اکثر نہایت دلآویز ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ انتہائی حب دلی کا پتہ دیتی ہیں۔ اسی طرح برصغیر ہند کی دوسری زبانوں میں بھی اور دنیا کی تمام زبانوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نعتیں گیت اور قصائد لکھے گئے ہیں۔ اور اگر یہ تمام کلام ایک جگہ جمع کیا جائے۔ تو ہزاروں جلدوں میں بھی نہ سما سکے۔ مگر اس کے باوجود ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس حقیقی اسلامی عرفان کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی علوشان اور آپ کی خاتم النبیینؐ کو اجاگر کرنے والے نغمات گائے ہیں۔ ان کی نظیر ساری تاریخ اسلام میں نہیں ملتی۔ اور جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نعتیہ کلام کے مطالعہ سے ایسا محسوس ہوتا ہے۔ کہ گویا آپ خاص طور پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے احمدؐ بنکر مبعوث ہوئے ہیں۔

اگرچہ آپ کے نعتیہ کلام میں انتہائی درجہ کا جنون، محبت اور والہانہ کمال پایا جاتا ہے۔ اس کے باوجود آپ جوشِ محبت میں شریعتِ حقہ سے ایک انچ اِدھر یا اُدھر نہیں ہوئے۔ بلکہ آپ کا کمال ہی یہ ہے۔ کہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خاتم النبیین ہونے کی شان کو از سرِ نو دنیا کے سامنے اس طرح پیش کیا ہے۔ کہ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ بعثت اور آپ کی رحمۃ للعالمینی دلوں پر نقش ہو جاتی ہے۔ اور آپ کی بعثت سے جو انقلاب عربوں میں اور ان کے بعد تمام دنیا کی اقوام میں پیدا ہوا۔ اس کا عرفان بدرجہ اتم ہو جاتا ہے۔ ذیل میں ہم آپ کے ایک قصیدہ سے چند اشعار مع ترجمہ نقل کرتے ہیں۔ جو بتاتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس کے اثر سے کس طرح فسق و فجور کی گندگیوں میں لتھڑی قوم قوم الاقوام بن گئی۔ اور کس طرح غلامی کی تحت الثریٰ سے اٹھا کر آپ نے انہیں شہنشاہوں کا شہنشاہ بنا دیا۔ اور ان کی اخلاقی پستیوں کو کس طرح اخلاق حسنہ کی بلندیوں میں تبدیل کر دیا۔ فہو ہذا۔

"وقد اقتفاک اولوالنُّہیٰ وبصدقہم ۔۔۔ ودعوا تذکّر معہد الاوطان
دانشمندوں نے تجھے چن لیا اور تیری پیروی کی اور اپنے صدق کی وجہ سے انہوں نے اپنے وطنوں کی یادگاروں کی یاد بھی ترک کر دی

قد اٰثروک وفارقوا احبابہم ۔۔۔ وتباعدوا من حلقۃ الاخوان
انہوں نے تجھے اختیار کیا اور اپنے دوستوں سے جدا ہو گئے۔ اور اپنے بھائیوں کے دائرہ سے دوری اختیار کر لی

قد ودّعوا اھواءھم ونفوسہم ۔۔۔ وتبرّءوا من کل نشب فان
انہوں نے اپنی خواہشوں اور نفسوں کو الوداع کہہ دیا ۔۔۔ اور ہر قسم کے فانی مال ومنال سے بیزار ہو گئے

ظہرت علیہم بیّنات رسولہم ۔۔۔ فتمزّق الاھواء کالاوثان
جب رسول کریمؐ کے واضح اور روشن دلائل ان پر ظاہر ہوئے ۔۔۔ تو ان کی نفسانی خواہشیں بتوں کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں

فی وقتِ ترویق اللیالی نوّروا ۔۔۔ واللّٰہ نجّاہم من الطوفان
وہ راتوں کی تاریکی وظلمت کے وقت منور ہوئے ۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ نے انکو طوفان ظلمت وضلالت سے بچا لیا۔

قد ھاضہم ظلم الاناس وضیمہم ۔۔۔ فتثبّتوا بعنایۃ المنّان
مخالف جماعتوں کے ظلم وستم نے انہیں پیس ڈالنے کی کوشش کی مگر وہ خدائے محسن کی عنایت سے ثابت قدم رہے

نہب اللئام نشوبہم وعقارہم ۔۔۔ فتہلّلوا بجواھر الفرقان
ذلیل اور کمینہ اوباشوں نے ان کے مال اور ان کی جائیداد لوٹ لی۔ پھر فرقان کے موتیوں سے ان کے چہرے چمک اٹھے۔

کسحوا بیوت نفوسہم وتبادروا ۔۔۔ لتمتّع الایقان والایمان
انہوں نے اپنے نفسوں کے گھروں کو خوب صاف کیا ۔۔۔ اور یقین اور ایمان کی دولت لینے کو جلد آگے بڑھے۔

قاموا باقدام الرسول بغزوہم ۔۔۔ کالعاشق المشغوف فی المیدان
وہ رسول کریمؐ کے حکم "آگے بڑھو" پر ایک عاشق صادق کی طرح میدانِ جنگ میں دشمن پر پل پڑے

فدم الرجال لصدقہم فی حبّہم ۔۔۔ تحت السیوف اریق کالقربان
سو ان مردوں کے خون ان کی خلوصِ محبت کے باعث تلواروں کے نیچے قربانیوں کی طرح بہائے گئے

جاءوک منہوبین کالعریان ۔۔۔ فسترتہم بملاحف الایمان
وہ تیرے پاس لٹے کھٹے مانند برہنہ آئے ۔۔۔ پس تو نے انہیں ایمان کی چادریں اوڑھا دیں۔

صادفتہم قومًا کروث ذلّۃ ۔۔۔ فجعلتہم کسبیکۃ العقیان
تو نے انہیں گوبر کی طرح ذلیل قوم پایا ۔۔۔ پھر تو نے انہیں خالص سونے کی ڈلی کی مانند بنا دیا۔

حتّٰی انثنیٰ برٌّ کمثل حدیقۃ ۔۔۔ عذب الموارد مثمر الاغصان
یہاں تک کہ عرب کا خشک جنگل اس باغ کی مانند ہو گیا جس کے چشمے خوشگوار وشیریں اور جس کے درختوں کی ڈالیاں پھلوں سے لدی ہوں"۔

یہ قصیدہ ستر اشعار پر مشتمل ہے۔ جس کا ہر شعر گویا ایک مینارِ روشنی ہے۔ جو اپنے ماحول کو منور کر رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس قصیدہ کا جو خود تعارف کرایا ہے۔ وہ بھی ہم ذیل میں مع ترجمہ درج کر دیتے ہیں۔ جس سے ہمارے اس قول کی صحت ثابت ہوتی ہے۔ کہ آپؑ کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دنیا کے کناروں تک جھنڈا نصب کرنے کے لئے ہی مبعوث فرمایا ہے۔ اور آپ کی شان بیان کرنے میں خود اس نے آپ کی رہنمائی فرمائی ہے۔ آپ کے پیش لفظ ملاحظہ ہوں۔

ھذہ القصیدۃ انیقۃ رشیقۃ مملوّۃ من اللطائف الادبیۃ والفرائد العربیۃ فی مدح سیدی وسید الثقلین خاتم النبیین محمد الذی وصفہ اللّٰہ فی الکتاب المبین۔ اللّٰہم صلّ وسلّم علیہ الی یوم الدّین۔ ولیست ھذہ من قریحتی الجامدۃ وفطنتی الخامدۃ وما کانت رویّتی الناضبۃ ضلیع ھذا المضمار ومنبع تلک الاسرار۔ بل کلّما قلت فھو من ربّی الذی ھو قرینی۔ ومؤیّدی الذی ھو معی فی کل حینی۔ الذی یطعمنی ویسقینی ما کسبتُ شیئًا من ملح الادب ونوادرہ ولٰکن جعلنی اللّٰہ غالبًا علٰی قادرہ۔ وھذہ اٰیۃ من ربّی لقوم یعقلون۔ وانی اظہرتُہا وبیّنتُہا لعلّی اجزیٰ جزاء الشاکرین ولا اُلحقُ بالذین لا یشکرون۔

ترجمہ:۔ یہ ایک عمدہ اور لطیف قصیدہ ہے۔ جو ادبی لطائف اور عربی زبان کے نفیس جواہر ریزوں سے پُر ہے۔ اور میرے آقا اور سردارِ دو جہاں حضرت خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں لکھا گیا ہے۔ جن کی تعریف اللہ تعالیٰ نے کتاب مبین میں بیان فرمائی ہے۔ اے اللہ! ان پر قیامت تک تیری رحمت اور سلامتی نازل ہو۔ اور یہ قصیدہ میری رکی ہوئی طبیعت اور بجھی ہوئی ذہانت وفطانت کا رہینِ منت نہیں اور نہ میرا خشک ملکہ غور وخوض اس میدان کا مرد اور ان اسرار کا منبع ہے۔ بلکہ جو کچھ میں نے کہا ہے۔ وہ میرے رب کی طرف سے ہے۔ جو میرا رفیق ہے۔ اور ایسا مؤید ہے۔ جو ہر وقت میرے ساتھ ہے۔ جو مجھے کھلاتا ہے۔ اور پلاتا ہے۔ اور جب میں غلطی کرتا یا راستہ سے بھٹک جاتا ہوں۔ تو وہ میری رہنمائی فرماتا ہے۔ اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں۔ تو وہ مجھے شفا دیتا ہے۔ میں نے ادب کے عمدہ و دلچسپ کلمات اور اس کے عجیب وغریب اور فصیح الفاظ جن میں جدّت اور ندرت پائی جاتی ہے۔ بزور محنت حاصل نہیں کئے۔ لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ نے مجھے "قادر الکلام ادیبوں پر غلبہ بخشا ہے۔ اور میرے رب کی طرف سے اہل علم لوگوں کے لئے ایک نشان ہے۔ اور میں نے اس امر کا اظہار صرف اس نیت سے کیا ہے۔ تا شکر کرنے والوں کی طرح مجھے بدلہ دیا جائے۔ اور ان لوگوں میں میرا شمار نہ ہو۔ جو ناشکر گذار ہیں۔

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ اور گذشتہ سال کے بقایا جات

سب مجالس کو فرداً فرداً ان کے گذشتہ سال کے بقایا جات کے بارہ میں خطوط بھجوائے جا رہے ہیں۔ امید ہے جملہ مجالس کے عہدیدار اور ارکان ان کی ادائیگی کی طرف پوری سنجیدگی کے ساتھ توجہ فرمائیں گے۔ تاکہ گذشتہ بقایا جات کا حساب "کلیتہً" صاف ہو جائے۔ اور آئندہ سہولت کے ساتھ ہر سال مشخصہ بجٹ کو پورا کیا جا سکے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

یاجوج ماجوج کی آخری جنگ

قرآن مجید کی واضح پیشگوئی

از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ

— ۲ —

نہر سویز کے متعلق قرآنی پیشگوئی

نزول قرآن مجید کے وقت بحیرہ قلزم اور بحیرہ روم بالکل الگ الگ تھے۔ اللہ تعالےٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:۔

خلق الانسان من صلصال کالفخار و خلق الجآن من مارج من نار ۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ۔ رب المشرقین ورب المغربین ۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ۔ مرج البحرین یلتقیان ۔ بینھما برزخ لا یبغیان ۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ۔ یخرج منھما اللؤلؤ والمرجان ۔ (الرحمٰن ع ۱۵-۲۳)

ترجمہ:۔ اللہ تعالےٰ نے انسان کو پختہ آواز دینے والی مٹی سے بنایا ہے اور جنوں کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا۔ تم دونوں اپنے رب کی کس نعمت کی وجہ سے تکذیب کرتے ہو۔ اللہ ہی دونوں مشرقوں کا رب ہے۔ اور وہی دونوں مغربوں کا رب ہے تم دونوں اپنے رب کی کس نعمت کی وجہ سے تکذیب کرتے ہو۔ اللہ تعالےٰ ہی ان دونوں سمندروں کو چھوڑے گا تاکہ ایک دوسرے سے مل جائیں۔ اس وقت ان کے درمیان خشکی کی روک ہے۔ وہ ایک دوسرے پر زیادتی نہیں کرسکتے۔ تم اپنے رب کی کس نعمت کی وجہ سے تکذیب کرتے ہو۔ ان دونوں سمندروں میں موتی اور مونگا نکلتے ہیں"۔

ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے عربوں کے لئے ان دو معروف سمندروں کا ذکر فرمایا ہے۔ جن میں سے موتی اور مونگا نکلتا تھا۔ یہ سمندر بحیرۂ قلزم اور بحیرۂ روم تھے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس وقت ان کے درمیان خشکی کی روک ہے۔ مگر وقت آتا ہے۔ جب یہ دونوں سمندر آزادانہ طور پر مل جائیں گے

کتنی صاف اور واضح پیشگوئی ہے اور کس طرح قریباً ایک ہزار سال بعد اس کا کامل ظہور نہر سویز کے بننے سے ہوا جبکہ بحیرہ روم اور بحیرہ قلزم کو ملا دیا گیا۔ اور اس ملانے میں کافی حد تک یاجوج ماجوج کا دخل تھا۔

یہودیوں کا فلسطین میں اجتماع

یہودی قوم اپنے اعمال کی وجہ سے فلسطین سے منتشر کی گئی۔ اور جیسا کہ بائبل سے ثابت ہے۔ یہ لوگ دور دراز علاقوں میں پھیلا دیئے گئے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وقلنا من بعدہ لبنی اسرائیل اسکنوا الارض فاذا جاء وعد الاٰخرۃ جئنا بکم لفیفا (الاسراء ع ۱۲) کہ موسوی زمانہ کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا کہ تم زمین کے مختلف حصوں میں رہائش اختیار کرو۔ جب دوسرا وعدہ یا آخری زمانہ کا وعدہ آ جائے گا۔ تو ہم تمہیں اکٹھا کر دیں گے۔

بائبل میں بھی ایسے اشارے موجود ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آخری زمانہ میں یہود کا متفرق ممالک سے لا کر فلسطین میں جمع کر دیا جانا ایک تقدیر الٰہی ہے۔ ان کا یہ اجتماع ان کے لئے آخری امتحان کے طور پر ہے۔ اور یہ درحقیقت موعود کل ادیان کے ظہور کے لئے بطور علامت ہے۔

اللہ تعالےٰ نے سورۃ الانبیاء میں یاجوج ماجوج کے خروج کے ذکر پر بھی فرمایا ہے واقترب الوعد الحق اور اس جگہ یہود کے اجتماع کے سلسلہ میں فرمایا ہے فاذا جاء وعد الاٰخرۃ جئنا بکم لفیفا۔ پس معلوم ہوا کہ وعد الحق اور وعدہ الاٰخرۃ ایک ہی چیز ہے جسطرح آخری زمانہ میں یاجوج ماجوج کا خروج مقدر ہے اسیطرح فلسطین میں یہود کا اجتماع بھی مقدر ہے اور ان دونوں کا باہم ایک تعلق ہے۔ نیز یہ دونوں امور اس بات کی علامت ہیں۔ کہ آخری وعدہ ظاہر ہو چکا ہے۔ اور قرآنی موعود مبعوث ہو گیا ہے۔

یاجوج ماجوج کی آخری جنگ کا مرکز

آسمانی نوشتوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یاجوج ماجوج کی باہم ایک ہولناک جنگ ہوگی۔ اور جن اسلحہ کے دبدبہ سے انہوں نے سارے ممالک کو مرعوب کر رکھا تھا۔ وہ خود ان کا شکار ہو جائیں گے۔ اور ان کی جنگی تیاریاں ایک دوسرے کے خلاف استعمال ہوں گی۔

یاجوج ماجوج پر آسمانی حجت کے پورا ہو جانے کے بعد ایسے سامان پیدا ہوں گے کہ وہ باہم لڑیں گے اور یہ لڑائی درحقیقت تو دونوں کی تباہی کا موجب ہوگی۔ مگر ان میں سے غالب فریق بھی بعد از آسمانی عذابوں کا شکار ہو جائے گا۔ اور یہ سب کچھ اسی صورت میں ہوگا۔ جب قومیں حق یعنی دین اسلام کو قبول کرنے سے انکار پر مصر رہیں گی۔

یاجوج ماجوج کی یہ جنگ کس علاقہ میں ہوگی۔ اور کونسی سرزمین اس کا مرکز ہوگی۔ آیا نہر سویز سے اس کا کوئی تعلق ہوگا؟ اس سوال کے جواب کے لئے مندرجہ ذیل حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) "اے آدم زاد! جوج کے برخلاف نبوت کر اور بول کہ خداوند یہوداہ یوں کہتا ہے۔ کہ دیکھ میں تیرا مخالف ہوں۔ اے جوج روش اور مسک اور توبال کے سردار۔ میں تجھے پلٹ دوں گا۔ اور تجھے لئے پھروں گا۔ کہ تو اتر کی اطراف سے چڑھ آئے اور تجھے اسرائیل کے پہاڑوں پر لاؤں گا اور تیری کمان جو تیرے ہاتھ میں ہے گرا دوں گا"۔

(حزقیل ۳۹/۱-۳)

(باقی)

اہالیان ربوہ سے اپیل

از محترم صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ نومبر ۱۹۵۶ء میں (جو الفضل ۱۸ نومبر میں شائع ہو چکا ہے) جلسہ سالانہ سے متعلق بیرونی جماعتوں اور اہالیان ربوہ کو ان کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی تھی باہر کے دوستوں کو مخاطب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ وہ جلسہ سالانہ کے مبارک موقعہ پر نہ صرف خود آئیں اور اپنے بیوی بچوں کو ہمراہ لائیں۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے غیر احمدی دوستوں اور ملنے والوں کو یہاں لانے کی کوشش کریں۔ اور اہالیان ربوہ سے ارشاد فرمایا کہ وہ اپنے دلوں میں وسعت پیدا کریں اور زیادہ سے زیادہ مکان یا مکانوں کے کچھ حصے منتظمین جلسہ کے حوالے کر دیں تاکہ مہمانوں کو ان میں ٹھہرایا جا سکے۔ جہاں ہمیں اس امر کی خوشی ہے کہ بیرونی جماعتوں نے اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے اور وہ اپنے خطوط کے ذریعہ ہمیں مطلع کر رہے ہیں کہ ہم اس قدر غیر احمدی معززین یا دوستوں اور رشتہ داروں کو لا رہے ہیں۔ ان کے قیام کا خاطر خواہ انتظام کیا جائے وہاں اس بات کا افسوس بھی ہے کہ اہالیان ربوہ نے اپنی ذمہ داری کو پوری طرح نہیں سمجھا۔ اور مکانوں کی پیشکش میں اس قدر وسعت قلبی اور بلند حوصلگی نہیں دکھلائی جس کی ان سے توقع تھی انہیں یہ بات فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں مرکز میں رہنے کا موقعہ عطا کیا ہے۔ اور وہ ان ابراہیمی دعاؤں اور برکتوں سے حصہ پا رہے ہیں۔ اور پاتے چلے جائیں گے۔ جو حضرت امیر المومنین نے اس بستی کی بنیاد رکھتے وقت اپنے رب کے حضور کی تھیں۔ جب خدا تعالےٰ کوئی نعمت عطا کرتا ہے تو اس کے ساتھ کچھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ اگر انسان ان کے ادا کرنے میں غفلت برتے تو کفران نعمت لازم آتا ہے اور وہ اپنے رب کے فضل سے محروم ہو جاتا ہے۔ پس میں پھر ایک بار ان سطور کے ذریعہ اہالیان ربوہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور ان سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ہمت اور حوصلہ سے کام لیں اور آنے والے مہمانوں کے لئے زیادہ سے زیادہ جگہ پیش کریں۔ اس میں کلام نہیں کہ ان کے مکانات نہایت مختصر ہیں اور خود ان کے اپنے عزیز اور رشتہ دار جلسہ پر آ رہے ہیں۔ لیکن بہت سے ایسے بھی تو ہیں۔ جن کے کوئی جسمانی عزیز یا رشتہ دار یہاں نہیں۔ کیا ان کے لئے آپ کے مکانوں اور آپ کے مالوں میں کوئی حصہ نہیں؟ اکرام ضیف اور امام کی آواز اس امر کی مقتضی ہے کہ آپ اور آپ کے عزیز بے شک تنگی برداشت کریں۔ لیکن باہر سے آنے والے مہمانوں کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اسلئے جلدی کریں اور اپنی ذمہ داری کو کما حقہٗ ادا کر کے خدا تعالےٰ کے فضلوں کے وارث بن جائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

خاکسار مرزا ناصر احمد افسر جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے ایام میں فوٹوگرافروں کے لئے ایک ضروری اعلان

جلسہ سالانہ کے ایام میں جو دوست جلسہ گاہ کے اندر کسی قسم کا فوٹو وغیرہ کھینچنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس مقصد کے لئے نظارت ہذا سے باقاعدہ پرمٹ حاصل کریں۔

(ناظر حفاظت ربوہ)

بعثت مسیح موعودؑ کا مقصد

تکمیل دین نہیں بلکہ تکمیل اشاعت دین ہے

(از مکرم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب)

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ ماموریت لوگوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے تو بالعموم لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ قرآن آخری کتاب ہے۔ جو مکمل ضابطۂ حیات مربوط لائحہ عمل، اور جامع کمالات ہے۔ لہٰذا اب کوئی نہیں آ سکتا۔ جو دین کی تکمیل کرے، اور قرآن شریف میں ہمیں کسی مجدد یا مسیح کے دوبارہ نزول کی کوئی آیت نظر نہیں آتی۔ اسلئے کسی ایسے مدعی مسیح پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں۔

ایسے لوگوں سے ہمارا سیدھا سا سوال یہ ہے کہ کس نے یہ دعوےٰ کیا ہے کہ میں تکمیل قرآن اور تکمیل دین کے لئے آیا ہوں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ کا دعوےٰ تو صرف یہ تھا کہ میں ضرورت زمانہ کے مطابق آسمان سے مبعوث کیا گیا ہوں تاکہ بدعت کی بدلیاں میرے آنے سے چھٹ جائیں۔ اور میں قرآن کے معارف و علوم کے بے بہا موتیوں کو دھرتی پر بکھیر دوں تا اسلام اور قرآن جو لوگوں کی نگاہوں سے سینکڑوں برس سے روپوش ہو گیا ہے اور طاق نسیاں میں رکھ دیا گیا ہے اس کا نکھار دنیا پھر دیکھے اسلام کی ناؤ جو نکبت اور ادبار کی تند و تیز موجوں میں ہچکولے کھا رہی ہے۔ اپنی کھوئی ہوئی عظمت و شوکت کو دوبارہ حاصل کرے مسیح موعود کے دوبارہ نزول کی غرض تکمیل اشاعت دین تھی تکمیل دین نہ تھی۔

اب رہا یہ سوال کہ قرآن شریف کی کس آیت میں لکھا ہے کہ خدا اس امت مرحومہ میں صدیق، صالح، شہید، نبی مبعوث کرتا رہے گا۔ سو اس کا جواب مولانا ابو الکلام آزاد کی زبان سے سنیئے

مولانا اپنی تصنیف ولادت نبوی کے ص۳۷ پر صراط الذین انعمت علیہم کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"خدایا تو ہمیں صراط مستقیم پر چلا، وہ صراط مستقیم جو تیرے نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالح بندوں کی روِش عمل ہے"

یہاں پر وہ فطرت کی آواز کو دبا نہ سکے اور بے ساختہ حق کی بات کہہ گئے۔ وہ حق جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں جا بجا موجود ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"فقرہ صراط الذین انعمت علیہم فقرہ رحیم کے مقابلہ پر واقع ہے۔ اور صراط الذین کا ورد کرنے والا چشمۂ رحیم سے فیض طلب کرتا ہے۔ کیونکہ اس کے یہ معنے ہیں۔ اے دعاؤں کو رحم خاص سے قبول کرنے والے اُن رسولوں، صدیقوں، شہیدوں کی راہ ہمیں دکھا۔ جنہوں نے دعا اور مجاہدات میں مصروف ہو کر تجھ سے انواع و اقسام کے معارف اور حقائق اور کشوف اور الہامات کا انعام پایا۔" (ایام الصلح)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ کتاب ۱۸۹۹ء میں لکھی اور مولانا نے اس حقیقت کا اظہار کافی بعد کیا۔ حضرت مسیح موعود نے جس سچائی کا اظہار آج سے ۵۷ سال قبل کیا۔ مولانا ابو الکلام آزاد اسے جھٹلا نہ سکے۔ اور انہوں نے بے اختیار بے ساختہ اور بغیر حجاب کے اصلیت کے اس گوہر کو اپنی کتاب کی زینت بنایا اور فطرت کی آواز ہزاروں پردوں کو چاک کرتی ہوئی عیاں ہو گئی۔

صراط الذین انعمت علیہم کی آیت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے ترقی اور مدارج کی خوشخبری ہے کہ اس راہ پر چلکر تم یہ یہ مدارج حاصل کر سکتے ہو۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نے اسی راہ پر چل کر رسول کریم صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم کی اتباع کی برکت سے غیر تشریعی نبوت کے درجے کو حاصل کر لیا۔ اس نبوت کا مطلب نعوذ باللہ تکمیل قرآن یا تکمیل اسلام نہ تھا۔ بلکہ تجدید دین تھا۔ تاکہ اسلام سے بھٹکے ہوئے راہی کو قرآن کی روشنی میں منزلِ مقصود تک پہنچایا جائے۔

اور یہی دعویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا۔ کہ تمہاری وہ دولت جو اس گمراہ کن دور میں تم سے کھوئی گئی ہے۔ اس کو میں دینے آیا ہوں۔ خدا کی وحی نے مجھے قرآن پڑھایا ہے۔ میں نے کسی مکتب یا مدرسہ سے نہیں پڑھا جیسا کہ فرمایا۔

"سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں۔ کہ میرا حال یہی حال ہے۔ کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہو۔ یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہو۔ (ایام الصلح صفحہ ۱۴۷)

پس قرآن مکمل ضابطہ حیات۔ مربوط نظام زندگی اور جامع کمالات حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت سے قبل بھی تھا۔ اور اب بھی ہے۔ مگر مسلمانوں نے اسے طاقِ نسیان پر رکھ دیا تھا۔ اور مغرب کے علوم کی بڑھتی ہوئی امواج کے سامنے گھٹنے ٹیک چکے تھے۔ الحاد اور نیچریت کے بگولے چاروں سو چل رہے تھے۔ لیکن اس مکمل ضابطہ حیات مربوط نظام زندگی اور جامع کمالات سے مسلمانوں نے کیا فائدہ اٹھایا۔ بجز اس کے کہ اس کو مقدس کتاب سمجھ کر اور اس پر غلاف چڑھا کر اسے الماری میں بند کر دیا۔ پس قرآن اس وقت بھی مکمل تھا۔ اور اب بھی مکمل ہے۔ لیکن اس بند کتاب کو کھولنے والا اس پر غور و تدبر کرنے والا۔ اور خدا تعالیٰ کی براہِ راست وحی سے اس کے مطالب کو حل کرنے والا کوئی موجود نہ تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی یہی غرض تھی۔

مسیح اور مہدی جس کی خوشخبری قرآن اور حدیث نے دی۔ اس کی بعثت کی غرض یہی تھی۔ کہ جس وقت مسلمان ہلاکت کے بھیانک غار کی طرف لڑھک رہے ہوں گے۔ اس وقت ایک شخص جس کا دل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار ہو گا۔ جو آپ کی پیروی اور اتباع میں آئے گا۔ اور قرآن پر عمل کروا کر پھر اسلام کی سچائی ثابت کرے گا۔ جس وقت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا۔ کیا اس وقت اور اس سے قبل کے حالات اسی بات کے متقاضی نہ تھے۔ کہ اس وقت مسیح جس کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ اس کا نزول ہو۔ میں اس وقت کے بعض حالات مختصر عرض کرتا ہوں۔ اس کو سامنے رکھ کر سوچیں۔ کیا زمین و آسمان پکار پکار کر نہیں کہہ رہے تھے۔ کہ کسی مسیح اور مہدی کی ضرورت ہے۔

سرسید جو اسلام اور مسلمانوں کا درد رکھتے تھے وہ لکھتے ہیں:

"حال کے علوم سے مذہب کا مقابلہ نہ کریں گے تو مذہب اسلام ہندوستان سے معدوم ہو جائے گا۔" (موج کوثر صلے ۱۷)

سرسید کا نقطہ نظر یہ تھا۔ کہ کسی طرح قرآن شریف کی آیات کو موجودہ سائنس پر منطبق کرنے کی کوشش کی جائے۔ تاکہ اسلام سے مسلمان دل برداشتہ نہ ہوں۔ یہ نقطہ نظر صحیح ہو یا نہ ہو۔ لیکن یہ حقیقت ہے۔ کہ مغرب سے اٹھنے والی لہریں جو ساحل مشرق سے ٹکرا رہی تھیں۔ مسلمان ان کا ضرور شکار ہو رہے تھے۔ مسلمانوں کی اخلاق اور روحانی پستی کے منظر سے وہ کانپ اٹھے۔ ایک اور جگہ آپ لکھتے ہیں:-

"مذہبی بحث کا ایک عجیب سلسلہ ہے۔ کہ ایک چھوٹی سی بات پر بحث کرنے سے بڑے بڑے مسائل اور اصول مذہب بحث میں آجاتے ہیں۔ اس لئے لاچار کبھی ہم کو فقہ سے بحث کرنی پڑتی ہے۔ اور کبھی اصول فقہ سے۔ اور کبھی حدیث سے بحث کرنی پڑتی ہے۔ اور کبھی اصول حدیث سے اور کبھی تفسیر سے بحث کرنی پڑتی ہے۔ اور کبھی اصول تفسیر سے۔ پس ہندوستان میں صرف اسٹیل اور ایڈیسن ہی کی ضرورت نہیں۔ بلکہ مقدس لوتھر کی بھی بڑی ضرورت ہے۔" (مقالات سرسید)

سرسید کی قومی خدمات اور بے لوث جذبہ کے عوض خدا نے ان کو اسٹیل اور ایڈیسن تو بنا دیا۔ اب مقدس لوتھر کی ضرورت باقی رہ گئی تھی۔

عیسائیت کی نامکمل شریعت اس وقت کے حالات کی متحمل نہ ہو سکتی تھی۔ اس پر طرفہ یہ کہ عیسائیوں کی عملی زندگی کی وجہ سے اس کی تعلیم بالکل مسخ ہو چکی تھی۔ لوتھر نے یورپ کی سب سے بارسوخ شخصیت پوپ سے جنگ مول لی۔ عیسائیت کی روح کو سمجھنے کے لئے ایک نیا فرقہ بنایا۔ جس کا نام پروٹسٹنٹ رکھا۔ سرسید کا خیال درست تھا۔ مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ وہ اسلام سے دور جا چکے تھے۔ اس وقت یورپ کی طرح مقدس لوتھر کی ضرورت ہندوستان میں محسوس کی جا رہی تھی۔ کہ جو مسلمانوں کو تباہی سے بچائے۔ اور اخلاقی پستی سے باہر نکالے۔ عیسائیت سے کسی مقدس لوتھر کا وعدہ نہ تھا۔ لیکن مسلمانوں کے ساتھ ایک پیشگوئی وابستہ تھی۔ یعنی ایسے ہولناک حالات میں مسیح اپنی قوت قدسیہ کے ساتھ نزول کرے گا۔ اور مسلمانوں کا ٹمٹماتا ہوا چراغ پھر پوری تابانی سے چمکے گا

حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ نے قادیان کی گمنام بستی میں۔ وہ بستی جو الہٰی وعدوں پر پوری اترتی تھی۔ مسیحیت کا اعلان کیا۔

دوسری چیز جس نے مسلمانوں کو غیروں میں بدنام کر رکھا تھا۔ اور دشمن ان پر پوری طاقت کے ساتھ زہر فشانی کر رہا تھا۔ وہ تھا اسلامی جہاد کا غلط تصور۔ اس خونی نظریہ نے جو ان کی دماغی ٹکسال میں تراشا گیا تھا۔ انگریزوں کو مسلمانوں سے متنفر کر دیا تھا۔ جیسا کہ ڈاکٹر ہنٹر نے ثابت کیا۔ کہ مسلمانوں پر از روئے ایمان انگریزی سامراج سے بغاوت کرنا فرض تھا۔ حالانکہ دار الحرب اس وقت بنتا ہے۔ جب مذہبی آزادی حاصل نہیں ہوتی۔ ڈاکٹر ہنٹر نے اپنی تقریر میں کہا۔

"اس بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمام مسلمان بغاوت سکھانے والے (نعوذ باللہ) پیغمبر کی زہر آمیز نصیحتوں کو نہایت ذوق شوق سے سنتے ہیں۔"

زمانہ کسی قلم کی طاقت کا منتظر تھا۔ کسی ایسے خونی مہدی کا نہیں کہ جو تلوار کے ساتھ انگریزوں اور ہندوؤں کی گردنیں اڑاتا پھرے۔ اور پھر لطف یہ تھا۔ کہ مسیح تلوار سے کر لڑنے کو نکلتا ہے۔ اور دشمن بندوق اور جدید اسلحہ سے مسلح ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وقت کی آواز کے مطابق تلوار کے جہاد سے منع کر دیا اور اس کے بالمقابل قلم کے جہاد کو اس کے عروج پر پہنچا دیا۔ اور پھر تلوار کا جہاد ہمیشہ اور ابد تک کے لئے ممنوع نہیں کیا۔ بلکہ فرمایا۔ اس وقت عیسائی اپنا زورِ قلم دکھلا رہے ہیں۔ یہ حماقت ہے کہ ہم طاقت سے دشمن کو مغلوب کرنے کی کوشش کریں۔ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ کتب کا توڑ کتب سے کریں۔ (باقی)

الفرقان کا "جماعت اسلامی نمبر" مفت

اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ

(۱) جو دوست جلسہ سالانہ کے موقعہ پر الفرقان کا چندہ ادا کر کے نئے خریدار بنیں گے۔ انہیں تین سو صفحہ کا رسالہ "جماعت اسلامی نمبر" مفت پیش کیا جائے گا۔

(۲) الفرقان کے پانچ سالہ رسالہ جات میں سے جو بھی دفتر میں موجود ہیں۔ وہ جلسہ سالانہ کے ایام میں (۲۲ دسمبر ۵۶ء تا یکم جنوری ۵۷ء) نصف قیمت پر ملیں گے۔ احباب اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔

نوٹ:- دفتر الفرقان کوارٹرز تحریک جدید میں ہے۔ (مینیجر الفرقان ربوہ)

اعلان رشتہ

ایک معزز دیرینہ احمدی خاندان کی لڑکی میٹرک۔ مولوی فاضل عمر قریباً ۲۱/۲۲ سال کے لئے کسی تعلیم یافتہ۔ برسرِ روزگار مخلص احمدی خاندان سے رشتہ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

المعلن۔ م۔ م۔ ع معرفت نظارت امور عامہ

جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے مہمانوں کی آمد (بقیہ صفحہ اول)

گذشتہ سال کی نسبت زیادہ وسیع پیمانے پر مکمل ہو گئے ہیں۔ البتہ لکڑی کی فراہمی میں کسی قدر دقت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اگرچہ ریلوے حکام نے جلسہ سالانہ کے لئے جلانے کی لکڑی ربوہ پہنچانے کے کام کو Essential ... کے ذیل میں رکھا ہوا ہے۔ تاہم ابھی تک کافی تعداد میں ویگنیں مہیا نہیں ہو سکی ہیں۔ جس کی وجہ سے اس کام میں رکاوٹ پڑنے کا احتمال ہے۔ تاہم اس رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے پوری دوڑ دھوپ کی جا رہی ہے اسی طرح چینی اور کوئلے کا جو پرمٹ دیا گیا ہے۔ وہ اصل ضرورت کے مقابلے میں بہت ہی ناکافی ہے۔

حفظان صحت

جلسۂ سالانہ کے موقعہ پر صفائی اور حفظانِ صحت کے انتظامات کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ گذشتہ سال ضلع کے محکمہ صحت نے اس موقع پر بے توجہی سے کام لیتے ہوئے حفظانِ صحت کے طور پر احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کا قطعاً کوئی اہتمام نہیں کیا تھا۔ محکمہ صحت کو امسال اپنی فرض شناسی کا ثبوت دینا چاہیئے۔ اور وسیع پیمانے پر ڈی ڈی ٹی چھڑک کر اس بات کا انتظام کرنا چاہیئے۔ کہ مچھروں اور مکھیوں کی موجودہ ※

※ افزائش (جس کے باعث ان علاقے میں ملیریا پہلے ہی عام ہے) جلسہ کے موقع پر مزید بیماریاں پھیلانے کا موجب نہ بن سکے۔

تاہم جلسہ پر تشریف لانے والے احباب بھی اپنے طور پر صفائی اور حفظانِ صحت کے اصولوں کا خاص خیال رکھیں تاکہ جلسہ کے ایام میں ربوہ کا ماحول ہر قسم کی گندگی سے پاک رہے۔ اور کسی قسم کی بیماری پھیلنے کا امکان پیدا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ جلسہ پر آنے والے تمام بھائیوں کو اس مبارک اجتماع کی روحانی برکات سے کما حقہٗ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور وہ یہاں سے خدمت اسلام کی ایک نئی روح اور نیا جذبہ لیکر اپنے گھروں کو واپس جائیں۔

قرار دادِ تعزیت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

بر وفات سیدہ رفعت جہاں صدر لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا ایک ہنگامی اجلاس بروز جمعۃ المبارک زیر صدارت سیدہ ام مرزا ناصر احمد صاحب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ منعقد ہوا۔ جس میں سیدہ رفعت جہاں صدر لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کی اچانک وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔

سیدہ مرحومہ نہایت مخلص اور سلسلہ کی خدمات میں بہت دلچسپی لینے والی تھیں۔ سیالکوٹ کی لجنہ کی روح رواں تھیں۔ گرلز ہائی سکول سیالکوٹ جو جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام جاری ہے اس کی نگرانی کے فرائض بھی آپ کے سپرد تھے اور آپ نے نہایت قابلیت کے ساتھ سکول کے انتظامات کی نگرانی کی۔

سیدہ مرحومہ کی وفات ایک جماعتی نقصان ہے خصوصاً جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے لئے یہ حادثہ فاجعہ ہے اور ایک مخلص کارکن کی خدمات سے محروم ہو جانے پر لجنہ مرکزیہ کا یہ ہنگامی اجلاس جماعت سیالکوٹ سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

ایک شادی کی تقریب میں آپ شامل تھیں۔ بہت سی دوسری مستورات بھی اس تقریب میں آئی ہوئی تھیں کہ اچانک مکان کی چھت گر گئی اور اس تقریب میں شامل ہونے والے چھت کے نیچے دب گئے۔ شادی ماتم کی صورت اختیار کر گئی۔ بہت سے زخمی ہوئے اور چار جانوں کا اس دردناک حادثہ میں نقصان ہوا۔ جن میں سیدہ مرحومہ بھی تھیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو بلند درجات عطا فرمائے۔ اور آپ کی مخلصانہ خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین۔

اعلان دار القضاء

محترمہ امۃ الرشید صاحبہ ممتاز نے مکرم ڈاکٹر عبد الکریم صاحب ساکن بھلوال ضلع سرگودھا کے خلاف بعض مطالبات پر مشتمل ایک درخواست دے رکھی ہے۔ اس کی سماعت مورخہ ۱۲/۱/۵۷ (بارہ جنوری ۱۹۵۷ء) بوقت تین بجے دفتر قضا میں ہوگی۔ چونکہ ڈاکٹر صاحب کو معروف طریق پر اطلاع نہیں دی جا سکتی اس لئے بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔

ناظم دار القضاء ربوہ

ڈاکٹر کی ضرورت

ایک پرائیویٹ ہسپتال میں ایک L.S.M.F احمدی ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۲۵۰/- روپے ماہوار۔ پریکٹس الاؤنس ۵۰/- روپے۔ رہائش کے لئے مختصر مکان بجلی۔ پانی اور مہتر کا خرچہ بذمہ ہسپتال ہوگا۔ خواہشمند اصحاب حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

ع۔ع اور ع۔ک معرفت ناظر امور عامہ ربوہ

شکریہ

مکرم ملک بشیر الدین صاحب و مکرم ملک صلاح الدین صاحب و مکرم ملک ضیاء الدین صاحب کمیشن ایجنٹ وہاڑی منڈی ملتان نے مسجد مبارک ربوہ کی سفیدی کروائی ہے۔ نیز مسجد کے دروازوں اور کھڑکیوں وغیرہ پر بھی روغن کروا دیا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان سب دوستوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں برکت ڈالے اور سلسلہ احمدیہ کی خدمت کی بڑھ چڑھ کر توفیق عطا فرمائے آمین۔

(ناظر تعلیم)

مجالس انصار اللہ ماہانہ رپورٹیں بھجوائیں

اس وقت تک بہت ہی کم مجالس کی طرف سے ان کی مساعی کی رپورٹیں مرکز میں آ رہی ہیں۔ ہر مجلس کو اپنی کارگذاری کی ماہانہ مفصل رپورٹیں بھجوانی ضروری ہے۔ رپورٹ آنے سے ہی دفتر کو آپ کی مساعی کا علم ہو سکتا ہے اور دفتر بروقت آپ کی رہنمائی کر سکتا ہے۔

امید ہے جملہ زعماء انصار اللہ اس طرف فوری توجہ کریں گے۔ ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک گذشتہ ماہ کی رپورٹ آجانی ضروری ہے۔ (قائد انصار اللہ مرکزیہ)

چندہ جلسہ سالانہ

قبل ازیں بعض ایسی جماعتوں کی فہرستیں شائع کی جا چکی ہیں جنہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق چندہ جلسہ سالانہ ادا کرنے میں سبقت کی ہے۔ نیچے مزید ایسی جماعتوں کی فہرست درج ہے جنہوں نے اسّی فیصدی یا اس سے اوپر تک چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ان جماعتوں سے التماس ہے کہ اگر کسی جماعت کی طرف سے تھوڑی بہت کمی رہ گئی ہو تو اسے بھی پورا کرنے کی کوشش کریں۔

باقی بہت سی جماعتوں کی طرف سے بھی اطلاعات اور رقوم وصول ہو رہی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ سب جماعتیں اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کر رہی ہیں۔ . . . .

. . . . خاکسار کی گذارش ہے کہ جوں جوں رقوم جمع ہوتی جائیں ساتھ کے ساتھ یہاں بھجواتے رہیں۔ جو جماعتیں پچھلے سالوں میں اس لازمی چندہ کی وصولی سے پیچھے رہ جاتی رہی ہیں انہیں خاص طور پر کوشش کرنی چاہیئے کہ اب جبکہ خود خلیفہ وقت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس چندہ کی اہمیت واضح فرما دی ہے۔ کوئی جماعت ایسی نہ رہے جو سو فیصدی اس چندہ کی ادائیگی نہ کر دے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی خوشنودی کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرما دے۔

نمبر	جماعت	فیصدی
۱	جڑانوالہ	سو فی صدی
۲	منڈی بہاؤالدین	″
۳	چک ۲۱ رڈھ	″
۴	گوہڈ حاجی معزالدین	″
۵	دھرگ	″
۶	چھور کا ہلواں	″
۷	میاں چنوں	″
۸	صوبہ ڈیرہ	″
۹	چک ۱۶۰ R-7	″
۱۰	چک ۸۴ گ۔ب	″
۱۱	چک ۸ M-B	″
۱۲	چک ۱۲۴ R-10	″
۱۳	چک ۴۶۹ ج۔ب سہابڑہ	″
۱۴	چک ۲۲	″
۱۵	بستی مندرانی	″
۱۶	آڑہ	″
۱۷	سلانوالی	″
۱۸	چک ۹۰ ۱۲-L	″
۱۹	اوچ شریف	″
۲۰	لودہان	۹۹ فیصدی
۲۱	چک ۲۵ سٹھال خورد	″
۲۲	ڈگری	۹۸ ″
۲۳	کالیکے ناگرے	۹۷ فیصدی
۲۴	چک ۲۴۵ E-B	۹۶ ″
۲۵	جھلیر	۹۶ ″
۲۶	پیرہ چک	۹۶ ″
۲۷	چک ۲۶۱ R-B ڈجکوٹ	۹۶ ″
۲۸	″ ۲۷ ج۔ب	۹۵ ″
۲۹	سشکارپور	۹۴ ″
۳۰	جیمس آباد	۹۴ ″
۳۱	چک ۲۳۳ R-B جھنڈا سنگھ والا	۹۲ ″
۳۲	کنجاہ	۹۳ ″
۳۳	کبیروالا	۹۱ ″
۳۴	چک ۹۶ ۱۲-L	۹۱ ″
۳۵	نور نگر فارم	۸۹ ″
۳۶	ٹھٹھہ مندرانہ	۸۸ ″
۳۷	چک ۲۹۷ ج۔ب	۸۷ ″
۳۸	کوٹ کرم بخش	۸۷ ″
۳۹	گھوگھلی	۸۷ ″
۴۰	پرانی انارکلی	۸۳ ″
۴۱	شاہ مسکین	۸۳ ″
۴۲	سوک کلاں	۸۲ ″
۴۳	سجاکا بھٹیاں	۸۲ ″
۴۴	سمرکہار	۸۱ فیصدی

ناظر بیت المال ربوہ

دعوت عشائیہ

مکرم ملک عمر علی احمد صاحب کھوکھر رئیس ملتان کی طرف سے لان ٹینس چیمپئن شپ ٹورنامنٹ میں شامل ہونے والے غیر ملکی اور پاکستانی کھلاڑیوں کے اعزاز میں مورخہ ۱۳ دسمبر بروز جمعرات ۷½ بجے شب ڈنر دیا گیا۔ جس میں بہت سے معززین و رؤسائے شہر نے بھی شرکت کی۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے غیر ملکی مہمانوں کو جن میں۔ امریکن۔ جرمن۔ انگریز کھلاڑیوں کے علاوہ امریکن قونصلیٹ کے سیکنڈ سیکرٹری Mr Dembo اور ایک ورلڈ ٹرسٹ صحافی عورت Mrs Barbura Alefetoy بھی شامل تھیں۔ اسلام اور احمدیت کے متعلق انگریزی لٹریچر تحفۃً پیش کیا گیا جسے انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

عبد اللطیف سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ ملتان کینٹ

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری تا ۳۰ اپریل ۱۹۵۹ء دی جاتی ہے احباب نوٹ فرمالیں۔ (ناظر اعلیٰ)

	نام	عہدہ	جماعت	
(۱)	رائے نور محمد صاحب	پریذیڈنٹ۔ امام الصلوٰۃ محاسب	چک بشیر کا	ضلع لائلپور
(۲)	رائے غلام نادر صاحب	سیکرٹری مال۔ اصلاح و ارشاد	"	"
(۳)	رائے شیر محمد صاحب	سیکرٹری امور عامہ	"	"
(۴)	رائے ولی محمد صاحب	سیکرٹری زراعت	"	"
(۵)	ایم احمد علی صاحب ناصر	" جنرل	"	"

	نام	عہدہ	جماعت	
(۱)	چوہدری محمد حسین صاحب نمبردار	پریذیڈنٹ	چک ۶۶۹/۱۰ گ ب	ضلع لائلپور
(۲)	چوہدری محمد شریف صاحب	سیکرٹری مال	"	"

	نام	عہدہ	جماعت	
(۱)	رانا عبد اللہ صاحب	پریذیڈنٹ	ساہیوال	ضلع سرگودھا
(۲)	میر محمد حنیف صاحب	سیکرٹری مال	"	"

	نام	عہدہ	جماعت	
(۱)	ڈاکٹر غلام نادر صاحب پنشنر	پریذیڈنٹ	چک ۱۷ چہور	ضلع شیخوپورہ
(۲)	ڈاکٹر غلام محمد صاحب پنشنر	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	"	"
(۳)	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بشاد	" مال و ضیافت	"	"
(۴)	چوہدری مسعود احمد صاحب	" امور عامہ	"	"
(۵)	ڈاکٹر غلام محمد صاحب پنشنر	امین و آڈیٹر	"	"
(۶)	چوہدری عطاء اللہ صاحب	سیکرٹری زراعت	"	"

	نام	عہدہ	جماعت	
(۱)	چوہدری عمر حیات صاحب	سیکرٹری تعلیم، اصلاح و ارشاد	چک ۵۸/۳ نکڑا	ضلع لائلپور
(۲)	محمد موسیٰ صاحب	سیکرٹری مال	"	"
(۳)	عبد العزیز صاحب	پریذیڈنٹ	"	"

	نام	عہدہ	جماعت	
(۱)	چوہدری اللہ دتہ صاحب	پریذیڈنٹ	چک ۲۰۶ ر ب	ضلع لائلپور
(۲)	محمد اقبال حسین صاحب	سیکرٹری مال	"	"
(۳)	چوہدری طفیل محمد صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	"	"
(۴)	چوہدری رحمت علی صاحب	امام الصلوٰۃ	"	"
(۵)	محمود احمد صاحب	سیکرٹری ضیافت	"	"

	نام	عہدہ	جماعت	
(۱)	ڈاکٹر ملک عطا محمد صاحب	سیکرٹری مال	چک ۲۴۵ گ ب	ضلع لائلپور

اعانت الفضل

شیخ مسعود الرحمٰن صاحب راولپنڈی حال نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ نے اپنے بیٹے شیخ لطف المنان صاحب منصور کی شادی (جو ۱۱ نومبر کو ربوہ میں ہوئی تھی) کی خوشی میں مبلغ پانچ روپے بطور اعانت عطا فرمائے ہیں۔ کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے گا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مینیجر الفضل ربوہ)

ایجنڈا

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

بابت سالانہ اجلاس عام مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۵۶ء بوقت دو بجے دوپہر دفتر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ میں منعقد ہوگا (۱) سالانہ حسابات نفع و نقصان بیلنس شیٹ بابت سال مختتمہ ۳۰ نومبر ۱۹۵۶ء (۲) انتخاب ڈائریکٹران کمپنی برائے سال آئندہ (۳) انتخاب آڈیٹر برائے سال آئندہ۔ بعض حصہ داروں نے آئندہ سال کے لئے ایم حسین چوہدری اینڈ کمپنی کا نام تجویز کیا ہے (۴) کمپنی کے کام کو وسعت دینے کے متعلق مشورہ (۵) کوئی اور تجویز جو ممبر پیش کرنا چاہیں۔

چیئرمین الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

جلسہ سالانہ کے موقع پر راولپنڈی سے بھی ایک اسپیشل ٹرین چلے گی

راستے میں آنے والی جماعتیں اس سپیشل ٹرین سے فائدہ اٹھائیں

راولپنڈی (بذریعہ فون) مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۵۶ء کو شام کو ۸ بجکر دس منٹ پر ایک سپیشل ٹرین راولپنڈی سے ربوہ روانہ ہوگی جو درج کئے ہوئے اوقات کے مطابق مندرجہ ذیل اسٹیشنوں ٹھہرتی ہوئی دوسرے دن مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۵۶ء کو تقریباً نو بجے صبح ربوہ پہنچیگی۔ راستہ میں آنے والی جماعتیں اور بالخصوص مردان، کوہاٹ، ٹیکسلا، مری۔ ایبٹ آباد اور کیمبل پور کی جماعتوں سے بھی عرض ہے کہ وہ اس اسپیشل ٹرین سے فائدہ اٹھائیں۔

ٹائم ٹیبل حسب ذیل ہے:۔

۲۴/۱۲/۵۶ راولپنڈی سے روانگی ۸-۱۰ بجکر منٹ شب

اسٹیشن	بجکر - منٹ	اسٹیشن	بجکر - منٹ
چکلالہ	۸-۲۱	منڈی بہاؤالدین سے روانگی	۳-۸
گوجرخان	۹-۵۷	ملکوال	۳-۵۴
جہلم	۱۲-۱۵	بھلوال	۵-۱۹
سرائے عالمگیر	۱۲-۲۵	سرگودھا	۶-۲۰
لالہ موسےٰ	۲-۳۰	ہنڈے والی	۶-۵۵

ڈاکٹر ایم۔ قریشی
سیکرٹری اصلاح وارشاد
جماعت احمدیہ راولپنڈی

درخواست دعا:۔ خاکسار کو کچھ عرصہ سے بخار ہو جاتا ہے۔ قارئین کرام و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین
(غلام رسول کارکن دفتر الفضل ربوہ)

اعلان ضروری

حصہ داران اراضی اسلام پور سٹیٹ خریدکردہ معرفت چوہدری فتح محمد صاحب سیال بتاریخ ۲۶ دسمبر ۱۹۵۶ء کمرہ جماعت گجرات میں بعد نماز مغرب ضروری مشورہ کے لئے جمع ہو جائیں۔

مرزا غلام حیدر وکیل نوشہرہ